اللہ کی زمین اللہ کا نظام
رزق کی مساوی تقسیم
ہفت روزہ
جنت پاکستان نیوز
چیف ایڈیٹر: صدام حسین
ڈاکٹر اثر الاسلام سیّد
11 اپریل تا 17 اپریل
شمارہ نمبر 57

Visit at:
jannatpakistan.com
quaideazam.com

ڈاکٹر اثر الاسلام سید (امیر جنت پاکستان پارٹی)

# دوسرا رخ۔ جمہوریت اور آمریت

عام طور پر عوام لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔ قومی نظریہ اور مذہب کے چورن عوام کو بھیڑ بکریاں بنانے کے لئے صدیوں سے استعمال ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ روایات کا استحکام بھی نظام پادشاہی کی بنیادیں مضبوط رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

قومی نظریہ- مذہب اور روایات سے عام غریب آدمی کا کچھ لینا دینا نہیں ہوتا- غریب آدمی کو دو وقت کی روٹی۔ سر چھپانے کا آسرا اور موسم کے مطابق تن ڈھانپنے کا کپڑا چاہیئے ہوتا ہے۔ ان تین بنیادی ضروریات کے لئے وہ ہر کسی کا کلمہ پڑھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ہر قسم کا نعرہ لگانے کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔ اور ہر کسی کے آستانے پر ماتھا رگڑنے سے بھی نہیں چوکتا۔

خلافت، ملوکیت، آمریت، جمہوریت یہ سب تماشے حاکموں کے لگائے ہوئے ہوتے ہیں عوام کو بنیادی ضروریات زندگی چاہیئے ہوتی ہیں۔ وہ چاہے کوئی آمر پوری کر دے۔ کوئی بادشاہ دے دے۔ یا کوئی وزیر اعظم جھولی میں ڈال دے۔

عمان کا سلطان قابوس 50 سال تک بطور بادشاہ حکومت کرتا رہا۔ اپنے عوام کی خوشحالی کے لئے کام کرتا رہا۔ لہٰذا عوام کو کسی جمہوری چورن کی طرف سوچنے کا خیال بھی نہ آیا۔

جمہوری تماشے عوام کی فلاح کے نام پر لگائے جاتے ہیں- اقتدار کی اس جنگ میں عوام کو ان کی اوقات کے مطابق لالچ دے کر ووٹ لئے جاتے ہیں- جو انتہائی گھناؤنا عمل ہے اور کسی معاشرے کی عزت نفس اور حمیت کا جنازہ نکالنے کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں جمہوریت کے اس گھناؤنے کھیل کا حصہ عام عوام کو نہیں بننا پڑتا۔ ووٹ کے استعمال کی شرح انتہائی کم ہوتی ہے۔ لوگ بنیادی ضروریات زندگی سے نکل کر اپر مڈل کلاس لیول کی اچھی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ملکوں کا انفراسٹرکچر اعلیٰ درجے میں بن چکا ہوتا ہے اور دو جماعتی نظام اپنی جڑیں گہری کر کے اپنی اپنی ملکی پالیسی کے نام پر حکمرانی حاصل کرتا ہے۔ بنیادی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے مقامی حکومتوں کے نظام روبہ عمل ہوتے ہیں۔ تمام جمہوری ممالک سیکولر ہیں۔ مذہب ہر کسی کا ذاتی معاملہ ہے۔ ریاست بطور ماں اپنا کردار نبھاتی ہے۔ لہٰذا راوی چین ہی چین لکھتا ہے۔

اس کے مقابلے میں ہمارے جیسے ترقی معکوس کر کے ترقی پذیر ممالک کی صف سے نکل کر ترقی جامد کی صف میں جانے والے ملک میں جمہوریت اور مذہب کے نام پر غربت اور جہالت کے مارے جتھوں کو بریانی اور نان چنے کی پلیٹ پر اکٹھا کر کے آپس میں کتوں کی طرح لڑانا عام بات ہے- ووٹ لینے کے لئے گلیوں۔ نالیوں اور گیس و پانی کی چکنی چُپڑی باتیں کرنا اور سرمایہ دار کا سرمایہ کے بل بوتے پر ووٹ خریدنا اس عمل کا بنیادی حصہ سمجھا جاتا ہے۔

جمہوریت انتہائی مہذب معاشروں کا ایک طریق حکومت ہے۔ چونکہ اس سسٹم میں بندوں کو گنا جاتا ہے اور ان کے تولے جانے کا کوئی سسٹم نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سسٹم کی کامیابی کے لئے سب سے پہلے معاشرے کو مہذب بنا کر اس کے ہر فرد کو تول کے اس کے معیار پر لانا ضروری ہوتا ہے۔ جہاں ہر انسان کا سوچ کا معیار علمی۔ فکری اور عقلی لحاظ سے ایک خاص کم ترین مقرر کردہ معیار تک آ جائے۔ پھر آپ اس معاشرے کے افراد کو تولنے کی بجائے صرف گن لیں گے تو کام چل جائے گا۔

دوسری طرف بھیڑ بکریوں کی طرح جاہل عوام جس کی تعداد معاشرے میں 85٪ سے کم نہ ہے۔ ان سے آپ توقع کریں کہ یہ کالانعام قسم کا ہجوم اپنے لئے بہتر چناؤ کر سکے گا- ایک انتہائی خام خیالی ہے۔ باقی 15٪ میں سے بھی 10٪ پر شدید قسم کے مذہبی خیالات حاوی کر دیے گئے ہیں۔ اور یہ جاہل 85٪ کو مذہب کے نام پر مشتعل کر کے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

خدارا اس عوام کو جمہوریت اور مذہب کے چُنگل سے آزاد کراؤ۔ یہ ایسے جاہل ہیں کہ انہیں اپنی ان زنجیروں سے ڈرنا سکھا دیا گیا ہے۔ یہ اپنی جاہلیت کی زنجیریں توڑنے کی بجائے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جو ان کو سمجھانے اور ان کی یہ زنجیریں توڑنے کی بات کرے اسے یہ کھانے کو دوڑتے ہیں۔

اپنا مذہب اور نظریہ دوسرے پر تھوپنے کے لئے باؤلے ہو جاتے ہیں- مرنے مارنے پر اتر آتے ہیں- ایسے لوگ سیاستدانوں اور مذہبی راہنماؤں کی جلائی آگ کا ایندھن بن چکے ہیں- ان سیاستدانوں اور مذہبی سرپنچوں کی مٹن کڑھائی پکوانے کے لئے ایندھن بننے اور بنانے والے یہ انسان نما عقل سے عاری حیوانوں کو جمہوریت اور آمریت سے کچھ لینا دینا نہیں- انہیں تو دراصل باعزت اور بنیادی ضروریات و فکر سے آزاد زندگی چاہیئے جو مہذب معاشروں کے انسان صدیاں پہلے حاصل کر چکے ہیں اور ان بیچاروں کو ابھی انسان بننے کے لئے شاید مزید کئی صدیاں درکار ہوں گی۔

تحریر: میاں جاوید اقبال

جنت منزل، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ڈاکٹرز کوپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈاکٹر سوسائٹی)، نیو ڈیفنس روڈ، لاہور
www.jannatpakistan.com/jannatpakistannews786@gmail.com:0301-5758 221

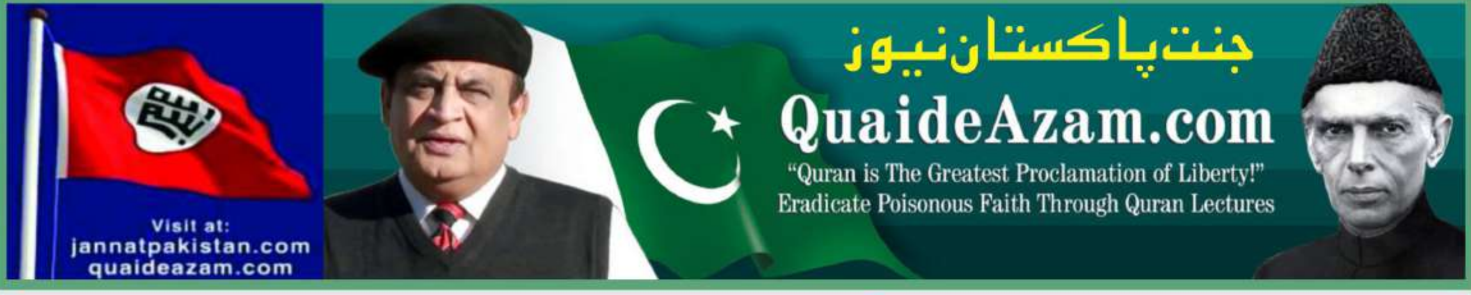
Visit at:
jannatpakistan.com
quaideazam.com
جنت پاکستان نیوز
QuaideAzam.com
"Quran is The Greatest Proclamation of Liberty!"
Eradicate Poisonous Faith Through Quran Lectures

# ہمارافرسودہ تعلیمی نظام اورنصاب کی پیچیدگیاں

## اداریہ

ہمارا تعلیمی نظام اس قدر فرسودہ اور پرانا ہو چکا ہے کہ اب یہ وقت کی انتہائی اہم ضرورت بن گیا ہے کہ اس میں غیر معمولی تبدیلیاں لے کر آئی جائیں۔ نہ صرف نصاب کو بدلا جائے اور پورے نظام کر بہتر بنایا جائے بلکہ اسے اپ گریڈ کیا جائے۔

آج ٹیکنالوجی نے اس قدر ترقی کر لی ہے وقت و حالات بدل گئے ہیں۔ دنیا ترقی کر کے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے مزید یہ کہ کروناوائرس نے بھی اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ لیکن نہیں بدلا تو ہمارا صدیوں پرانا نصاب۔ ہم آج بھی اپنے بچوں کو حساب میں تھیورمز کے رٹے لگوا رہے ہیں۔

آج جب ہر طرف ہنر یا مہارت کی بات ہو رہی ہے اور جو وقت کی اہم ضرورت بھی ہے وہاں ہم اپنے بچوں کو رٹا لگانے کی طرف مائل کرر ہے ہیں۔ کیونکہ جتنا اچھا رٹا ہوگا جتنا لمبا لکھا ہوگا اتنے ہی اچھے نمبر بھی آئیں گے۔ اس نمبر کی دوڑ میں جو سب سے آگے ہوگا اسی کو اچھے کالج یا یونیورسٹی والے داخلہ دیں گے ورنہ مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ یعنی بچوں کی ذہنی قابلیت و اہلیت کو نمبروں پر جانچا جاتا ہے اور مستقبل صرف حاصل کردہ نمبروں پر منحصر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میرٹ میں پوزیشن نہ بننے پر ہماری نوجوان نسل خودکشی کی طرف مائل ہوتی ہے کیونکہ ان کے اور ان کے گھر والوں کے خواب کم نمبر آنے پر چکنا چور ہو جاتے ہیں۔

ہمارے آج کے نوجوان ڈگریاں ہاتھ میں اُٹھائے بے روزگار ہیں۔ خاک چھانتے اور جگہ جگہ مارے پھرتے ہیں لیکن اچھی نوکری نہیں ملتی۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ ہمیں وہ پڑھایا ہی نہیں جاتا جو وقت اور مارکیٹ کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ہماری سوچ کا بھی کافی عمل دخل ہے اور ہمارے دماغوں میں بھی ڈالا جاتا ہے کہ ڈگری حاصل کرنے کے بعد ہم پر بڑی کمپنیاں اپنے دروازے کھول دیں گی نوکریاں دینے کے لئے ہمارے آگے پیچھے گھومیں گی نہ جانے کونسا قارون کا خزانہ ہمارا منتظر ہوگا۔ جبکہ حقیقت بہت بھیانک ہوتی ہے ہماری سوچ اور خواب بہت اوپر چلے جاتے ہیں جو ہمیں چھوٹے چھوٹے کام کرنے سے منع کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ڈپریشن اور اس جیسے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جاری ہے۔۔۔

تحریر: مہر صدام حسین

# وسائل اور مسائل

وسائل اور مسائل میں سوچ ہی رہا تھا کہ یہ الفاظ ایک ساتھ کہاں آ سکتے ہیں۔ وسائل اور مسائل ایک دوسرے کے مترادف ہو سکتے ہیں کیونکہ جہاں وسائل ہو وہاں مسائل پوری طرح سے نہیں تو کچھ حد تک کم ہو ہی جاتے ہیں۔

لیکن پاکستان میں تو اُلٹی گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے کیونکہ یہاں وسائل ہونے کے باوجود بھی عوام کے مسائل حل ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔ بلکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان میں جتنی بھی حکومتیں آئیں ہیں وہ لوگوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ تو کیا کبھی ان سے کسی نے یہ سوال کیا ہے کہ وہ کرنے کیا آئے تھے؟

لوگ اپنے لیڈر کا انتخاب کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ ان کے مسائل کو حل کرے گا لیکن اقتدار میں آتے ہی وہی لیڈر جو لوگوں کا مسیحا تھا وہ سب سے بڑا سانپ بن چکا ہوتا ہے اور اپنے ہی لوگوں کو ڈسنے لگتا ہے۔ لوگ تو اب اسے ووٹ دیتے ہیں جو باتیں زیادہ اچھی کرتا ہو کیونکہ وہ جانتے ہیں اس سے زیادہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا۔ پاکستان کو اب ایک نئے لیڈر کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے ایک ایسے شخص کی جو عوام کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایک ایسا شخص جو انہیں خوشحالی کی طرف لے کر جائے۔ ضرورت ہے ایک ایسے شخص کی جو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرے۔ جو بیچارے عوام کا سہارا بنے۔ میں ایک ایسے لیڈر کا انتخاب کر چکا" ہاں وہ اثر الاسلام سید ہی ہے"۔

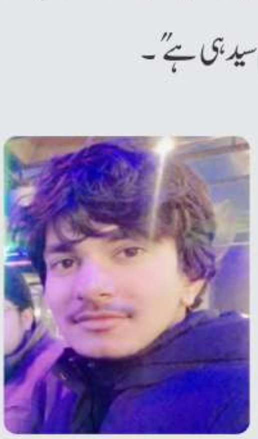

تحریر: ثقلین چوہدری

جنت پاکستان نیوز
QuaideAzam.com
"Quran is The Greatest Proclamation of Liberty!"
Eradicate Poisonous Faith Through Quran Lectures
Visit at:
jannatpakistan.com
quaideazam.com

# اسمِ رجال (آخری حصہ)

جن کا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ سچ بتاتے اسی طرح سے آپ اپنی گورنمنٹ کی جو خبر ہے آپ کہتے ہو گورنمنٹ نے یہ بات کہی ایک زمانہ تھا پاکستان کی گورنمنٹ کے اوپر لوگ کو بڑا اعتماد تھا کہ گورنمنٹ کی یہ نیوز ہے، گورنمنٹ کی یہ انفارمیشن ہے انفارمیشن کو نباء کہتے ہیں اب یہاں پہ نبی پاک ﷺ نے تعین کرنا ہے ان لوگوں کا جن کو یہ رول دیا گیا ہے کہ وہ خبریں دیا کریں عوام کو اب اتنا بڑا اعلاقہ ہے اتنی بڑی سرزمین ہے جس سرزمین کیلئے لفظ مسجد الحرام استعمال کیا گیا ہے وہ جو ان سب کا گھر ہے وہاں مختلف جگہوں پر لوگ رہتے ہیں اب کون خبر دے گا کہ جی ہم سب نے جھنگ کی تیاری کرنی ہے سارے آجاؤ خبر کون دے گا کہ جی قحط پڑ گیا ہے خبر کون دے گا کہ جی بیماری پڑ گئی ہے کہ آپ سب یہاں سے کوچ کریں ایک ایسا لیڈر جو ایسی خبر دے جس پر سب کو ایمان ہو ایسے سپوک پرسن کی بے حد ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ کو آپ اس کو اپنی اردو زبان میں سرکاری ترجمان کہتے ہوں پھر آپ کے ہاں تو پاکستان میں جو صورتحال ہے تا کہ باقی ملکوں میں بھی جو صورتحال ہے جھوٹی خبریں جھوٹی باتیں کسی بات پر کسی کا ایمان ہی نہیں کیوں وہ جو بات سنائی جاتی ہیں اس پر کسی کو یقین نہیں ہوتا کیونکہ سب کو پتہ ہے کہ گورنمنٹ جھوٹی ہے یہ بھی گورنمنٹ جھوٹی ہے وہ بھی گورنمنٹ جھوٹی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جو گورنمنٹ قائم کی تھی اس کے گورنمنٹ کے ماننے والے اس کے اندر کوئی سیاسی جماعت نہیں تھی کوئی سیاسی سسٹم نہیں تھا کسی کا ذاتی فائدہ نہیں تھا سب کا فائدہ سانجھا تھا اس میں سب لوگ جو تھے نبی پاک ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی خبر کو سچا مانتے تھے "نباء" پہاڑ کی چوٹی کو بھی کہتے ہیں کچھ ایسا لفظ ہے عربی زبان میں ایک ایسی چوٹی کے اوپر سے دونوں جانب سے نظر آسکے پہاڑ کے اس طرف کیا ہے اور اُس طرف کیا ہے اس کے پاس انفارمیشن صحیح ہوتی ہیں۔ جس کو کچھ پتہ ہوتا ہے Best نیوز کی سوچ وہ ہے most informed person کون ہوتا ہے most informed person پاکستان کا کون ہے۔ آرمی کا چیف یہی ہے نہ اس لیئے کے اس کو فیصلے کرنے ہیں decision لینے ہیں سارا کچھ most informed آگے سے وہ اپنی خبروں کو اپنے دیگر ملٹری کمانڈرز کو دیتا ہے اس لیئے کہ خبروں کی سوچ اس کے پاس ہے ہر ایک انفارمیشن اس کے پاس آتی ہیں تو ایسے ملٹری کمانڈرز کا تعین نبی پاک ﷺ نے کیا تھا اور لوگوں سے کہا یہ ملٹری کمانڈرز ہیں جو تمہارے اور ان کیلئے لفظ بھی نبیین کا استعمال کیا ہے نیوز دینے والے ملٹری کمانڈرز جو آپ کے ہیڈز ہیں مختلف علاقوں کے مختلف ملٹری کمانڈرز وہ عوام کو خبر دیتے تھے گورنمنٹ کے بھروسہ پر۔

کہا اس کا تعین گورنمنٹ کریں گی اور گورنمنٹ کے کون ہے سربراہ نبی پاک ﷺ تو اس انداز سے خاتم کہتے ہیں مہر لگانے والا یہ ختم لفظ بڑا اہم ہے میں آج سے جب 40 سال قبل پہلے سعودیہ عریبیہ گیا تو مجھے ایک ان کے چھوٹے کا لک کلینک کا، چھوٹا تو نہیں تھا اچھا خاصا ملٹری بیس تھا اس کا میں مدیر تھا مدیر یعنی ڈائریکٹر ہونے کی حیثیت بہت بڑی پوسٹ ہے سعودیہ عریبیہ میں، ڈائریکٹر کے پاس ختم ہوتی ہے، مہر ہوتی ہیں وہ مہر لگا کر دیتا ہے اور کے پاس یہاں تک اتھارٹی ہوتی ہے کہ وہ مہر لگا کے دے دیتا ہے اپنے لیٹر پر کے اس آدمی کو 24 گھنٹے کے اندر جہاز پہ چڑھا کر واپس سری لنکا بھیج دو واپس اس کا ویزا ختم کر دو اس کے پاس اتھارٹی ہوتی ہیں یہ اتھارٹی صرف اور صرف ایک دراز میں ہوتی تھی میرے پاس جس دراز کو تالا لگایا ہوتا تھا اور اس کو مہر کہتے ہیں ختم کہتے ہیں اس چیز کو یہ بڑی اہم چیز ہے جس کے پاس اتھارٹی ہے ضمانت کی کیا چیز ہے جو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ چیز اتھارٹی ہے وہ ہوتی ہیں مہر ختم جس کے پاس مہر ہے اس کے پاس اتھارٹی ہے۔

تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا اس آیت میں جو بات کہی گئی کہ جو گورنمنٹ کے جو جتنے نوجوان ہے بہترین نوجوان ہیں۔

محمد عربی ﷺ تم سب کے باپ ہیں کسی ایک کے باپ نہیں لیکن وہ فیصلہ کریں گے کہ یہ اتھارٹی کس کو دی جارہی ہے خاتم النبیین تو یہ ہے حقیقت اس بات کی اب آپ کو یہ بات امید ہے کہ اچھی طرح سے سمجھ آگئی ہوگی کہ خاتم مہر لگانے والا اور ظاہر ہے کہ مہر لگانے والے وہ تھے۔

جیسے پاکستان میں کون فیصلہ کرتا ہے کہ کون لیڈر ہوگا کون نہیں ہوگا سپہ سالار کرتا ہے تو سپہ سالار خاتم النبیین ہے آپ کا آپ کو سمجھ آگئی بات کی۔

اب سپہ سالار کا فیصلہ کون کرتا ہے کہ کون سپہ سالار ہوگا اور کون سپہ سالار نہیں ہوگا، عالمی طاقت اس حساب سے خاتم النبیین ہو گیا اس لیے کے آپ ایک آزاد ملک نہیں ہو لیکن جو آزاد ریاست تھی جو کسی اور سے قرضہ نہیں مانگتی تھی ہر اعتبار سے آزاد تھی نبی پاک ﷺ اس مملکت کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے Delegates کو جوان سپوک پرسن تھے ان کو نبیین کہا گیا ہے اور یہ ہے سارا معاملہ امید ہے کہ آپ کو بات سمجھ میں آگئی ہوگی۔

خطبہ: ڈاکٹر اثر الاسلام سید

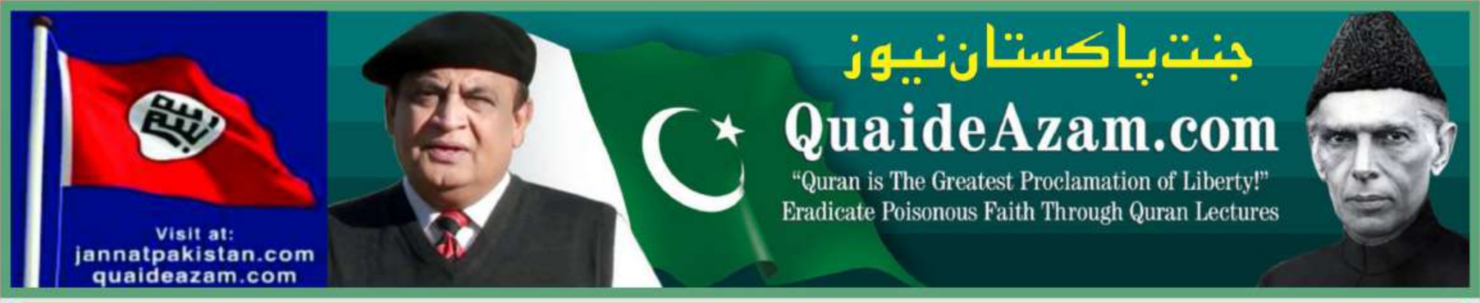

# جنت صرف ہماری ہے

بھائی جی ویر جی۔ اماں جی ۔ چاچی جی جنت صرف اور صرف ہماری ہے۔ کافر کو صرف دنیا ملی ہے ہمارا تو آخرت میں حصہ ہے ہم تو سچے مسلمان ہیں کافر کیا سمجھتا ہے بیماریوں خاص طور پر موذی بیماریوں کی دوا بنانے سے جنت ملے گی کافر کیا سمجھتا ہے کہ ایمانداری سے جنت لے لے گا۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں کافر ممالک میں وہاں کی حکومتیں اشیائے خورد ونوش سے لے کر اشیائے ضروریہ تک آدھے نرخوں پر فراہمی کر کے کیا سمجھتے ہیں کہ جنت انکو ملے گی۔ اپنے اپنے ممالک میں انصاف فی الفور دے کر قانون سب کے لیے برابر ہے کا عملی مظاہرہ کر کے یہ کافر کیا سمجھتا ہے کہ جنت اس کو مل جائے گی۔ نہیں نہیں نہیں جنت صرف ہماری ہے کبھی ان چیزوں سے بھی جنت ملی ہے۔ ہاں ہم رمضان میں ہر چیز کے دام دوگنا کر دیتے ہیں ہم ہر گھٹیا غیر معیاری چیز رمضان میں مہنگے داموں دھڑلے سے فروخت کرتے ہیں ہم جتنی مرضی بے ایمانی کریں ہم جس طرح چاہیں حق داروں کا حق کھائیں مگر جنت پھر بھی ہماری ہے۔۔۔ یہ دنیا میں خاص طور پر کافر ممالک وہ جو اپنے عوام کو سہولیات دیتے ہیں کیا اس طرح وہ جنت لے لیں گے ارے پاگل جنت صرف ہماری ہے۔ ارے بھائیو یہ کافر کیا جانے دو نمبری میں کتنا مزا ہے یہ کافر کیا جانے کسی غریب الوطن کسی پاگل یا اپنے کسی خاص دشمن کو ناموس رسالت کے نام پر زندہ جلا دینا پھانسی پر لٹکا دینا مار دینا اس میں کتنا سرور ہے کتنا مزہ ہے یہ کافر کیا جانے۔ کسی غریب کی سر عام تذلیل کرنے میں کتنا مزہ آتا ہے کتنا سکون ملتا ہے یہ کافر کیا جانے۔

ارے کافرو سن لو کان کھول کر سن لو تم انسانیت کے لیے جس قدر ہو سکے آسانیاں پیدا کرو پر یہ یاد رکھنا کہ جنت صرف ہماری ہے۔۔۔ کیا ہوا اگر ہم چور ہیں کیا ہوا اگر ہم ناجائز منافع خور ہیں کیا ہوا ہم عورتوں کی عزت نہیں کرتے انہیں سر بازار رسوا کرتے ہیں کیا ہوا اگر ہم جھوٹ فراڈ اور دھوکہ دہی کے ماسٹر ہیں کیا ہوا اگر ہم اپنے مطلب کے لئے قرآنی آیات کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں کیا ہوا اگر ہم سود کا کاروبار کرتے ہیں کیا ہوا کہ ہم نافرمان خدا ہیں ہم جو بھی کریں آخر ہم مسلمان ہیں اور جنت مسلمان کی ہے۔۔۔ کافرو یہ کان کھول کر سن لو اور اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لو کہ ہم مسلمان ہیں ہم اہل ایمان ہیں ہم سب سے زیادہ حج اور عمرے کی ادائیگی کرتے ہیں ہم سب سے زیادہ خیرات دیتے ہیں ہم سب سے زیادہ صدقات دیتے ہیں ہمارے ہاں سب سے زیادہ مساجد ہیں وہ الگ بات ہے کہ ہر فرقہ دوسرے کو باطل پر سمجھتا ہے مگر تمہیں کیا یہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمارے یہاں قانون نامی کسی بھی چیز کا وجود صرف کاغذات تک محدود ہے کیا ہوا اگر ہم غریب آدمی کو انصاف نہیں دیتے کیا ہوا کہ ہمارے یہاں تو دو طرح کے قانون ہیں ایک غریب کے لیے اور ایک امیر کے لیے تمہیں اس سے کیا مطلب کہ ہمارا قانون اور اس پر عمل داری صرف غریب اور بے کس کے لئے ہے ہم نے غریب سے جینے کا حق چھین لیا ہے ہم کسی غریب کو کبھی بھول کر امداد دے دیتے ہیں تو بعد میں اس سے ایسا سلوک روا رکھتے ہیں کہ امداد لینے والا بے چارہ اس امداد کی وجہ سے مر جانے کی حد تک افسوس زدہ ہو جاتا ہے ہم ایک روپیہ دے کر ایک کروڑ کی پبلسٹی کرتے ہیں اور دوست احباب کو بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے فلاں کی مدد کی ہے پھر بھی دعویٰ ہے ہمارا کہ جنت ہماری ہے اور صرف ہماری ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں کیوں کہ ہم دنیا کی عظیم ترین قوم ہیں ہم پر اللہ تعالی راضی ھے کہ ہم آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں ہم پر جہنم کی آگ حرام قرار دی گئی ہے اور دوزخ تو بنی ہیں کافروں کے لئے ہے ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ جنت صرف ہماری ہے۔

آخر میں صرف ایک سوال کیا جنت صرف ہماری ہے کیا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حق ہم پر تھا وہ ہم نے ادا کیا۔۔ کیا ہم نے والدین کے حقوق ادا کیے۔۔۔ کیا ہم نے اپنے بچوں کے حقوق ادا کیے۔۔۔ کیا ہم نے اپنے بہن بھائیوں کے حقوق ادا کیے۔۔۔ کیا ہم نے اپنے ہمسایوں کا حق ادا کیا۔۔۔ کیا ہم نے عزیز و اقارب دوست احباب کے حقوق ادا کیے۔۔۔۔ کیا ہماری ذات معاشرے کے لیے ملک و قوم کے لئے اور اپنے مذہب اسلام کے لئے منافع بخش ثابت ہو رہی ہے۔۔۔ کیا ہمارے کسی قول فعل رویے سے کسی کی دل آزاری تو نہیں ہوتی ۔۔۔ اگر ایسا کچھ بھی نہیں کیا تو پھر بھی گھبرانا نہیں ہے کیوں کہ میرے بھائیو جنت صرف ہماری ہے کافر جتنے بھی نیکی کے کام کر لے جتنے بھی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر لے جتنا بھی انسان کی عزت کرے انسان کی قدر کرے حقوق العباد پورے کرے اس کو تو صرف جہنم ہی ملے گی کیوں کہ جنت صرف ہماری ہے ذرا سوچیۓ گا ضرور کہ جنت کیوں صرف ہماری ہی ہے اہل شعور سمجھ گئے ہونگے کہ جنت کیوں صرف اور صرف ہماری ہی ہے۔

تحریر: بلال ساغر